احمدی خواتین اور مضمون نویسی

(فرمودہ ۱۹۲۵ء)[1]

بشارت خاتون بنت شیخ مولا بخش صاحب کا نکاح بابو عبدالعزیز صاحب اوورسیئر گوجرانوالہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے پڑھا اور حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا :[1]

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :

اس وقت جس نکاح کے خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں اس سے مجھے ذاتی طور پر بھی خوشی ہے۔ سال کے قریب عرصہ ہوا میں نے عورتوں کے اخبار "تہذیب نسواں" لاہور میں ایک مضمون پڑھا جو کسی احمدی عورت کا لکھا ہوا معلوم ہوا۔ اس کے نیچے عورت کا نام نہ تھا لیکن اس مضمون میں میرا حوالہ دیا گیا تھا اس سے میں نے سمجھا کہ کسی احمدی عورت کا ہوگا۔ اس کے بعد میں نے ایک مضمون اسی اخبار میں پڑھا جس میں میرے ایک مضمون کو اپنے الفاظ میں لکھا گیا تھا۔ اس سے مجھے اور خیال پیدا ہوا کہ مضمون لکھنے والی خاتون احمدی ہے۔ مردوں کے چونکہ اپنے اخبار ہیں اس لئے وہ ان میں مضامین لکھتے رہتے ہیں لیکن عورتوں کے اخبار نہ ہونے کی وجہ سے یا ایک آدھ ہونے کی وجہ سے بہت کم عورتیں ہیں جو مضمون لکھتی ہیں اس وجہ سے مجھے خوشی ہوئی کہ ایک احمدی عورت نے مضمون لکھنے شروع کئے ہیں۔ میں نے لاہور سے آنے والے کئی دوستوں سے پوچھا کہ "تہذیب نسواں" میں مضمون لکھنے والی کون احمدی عورت ہے؟ مگر انہوں نے لاعلمی ظاہر کی اب مجھے اس تقریب پر معلوم ہوا کہ وہ یہی احمدی عورت تھیں جن کا میں اب نکاح پڑھنے لگا ہوں۔

عورتوں کے لئے مضامین لکھنا رسم ورواج کی وجہ سے اور ان میں جرأت نہ ہونے کے باعث بہت مشکل ہے۔ ایسی حالت میں اگر کوئی عورت اس طرف توجہ کرتی ہے تو معلوم ہوا اس میں زیادہ دلیری اور جرأت ہے اور اپنے طبقہ سے زیادہ اخلاص اور محبت ہے۔ میرے نزدیک یہ بھی بزدلی ہے کہ رسم ورواج پر انسان غالب نہ آسکے اور جو کوئی رسم ورواج کو دبا کر کوئی کام کرتا ہے اس کو میں دوسروں کی نسبت زیادہ دلیر اور باہمت سمجھتا ہوں۔ میرے نزدیک ان خاوندوں کا یہ فرض ہونا چاہئے جن کی بیویاں مضمون نویسی کا شوق رکھتی ہوں اور اس کے متعلق جرأت کرسکتی ہوں کہ ان کے اس علمی مذاق کو دبائیں نہیں بلکہ ابھارنے کی کوشش کریں۔ اس وقت ہماری عورتوں کے مضامین نہ لکھنے میں جس چیز کی کمی ہے وہ علم نہیں بلکہ جرأت ہے۔ مردوں میں سے کئی ایسے ہیں جو بعض عورتوں سے بہت کم علمی قابلیت رکھتے ہیں مگر وہ مضامین لکھتے ہیں اور کئی عورتیں ہیں جو ہزاروں مردوں سے زیادہ علم رکھتی ہیں۔ قرآن اور حدیث پڑھی ہوئی ہیں اور سمجھ کر پڑھی ہوئی ہیں ان کی دینی قابلیت بھی مکمل ہے مگر باوجود اس کے وہ کوئی مضمون نہیں لکھتیں حالانکہ کئی ایسے مرد ہیں جو قرآن کریم کا صحیح ترجمہ بھی نہیں جانتے وہ اچھے اچھے مضامین لکھتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مردوں میں ایک دوسرے کو دیکھ کر جرأت پیدا ہو جاتی ہے اور کوشش کرتے کرتے اچھا لکھنے لگ جاتے ہیں کیونکہ عورتیں اپنے سامنے کوئی نظیر نہ ہونے کی وجہ سے اور جرأت کی کمی کے باعث اس کام کے کرنے کی جرأت نہیں رکھتیں۔ اگر کچھ عورتیں ایسی نکلیں جو مثال قائم کردیں تو اور بھی کئی عورتیں مضامین لکھنے لگ جائیں۔ اس لئے وہ عورتیں جن میں مضمون نویسی کا ملکہ ہو ان کی ہمت بڑھانی چاہئے اور ان کو مدد دینی چاہئے۔

اس وقت میں بشارت خاتون بنت شیخ مولا بخش صاحب کے نکاح کا بابو عبدالعزیز صاحب اوورسیئر گوجرانوالہ کے ساتھ اعلان کرتا ہوں۔ شیخ مولا بخش صاحب پرانے اور مخلص احمدی ہیں ان کی طرف سے ان کے بڑے لڑکے میاں مبارک اسماعیل صاحب موجود ہیں۔ شیخ صاحب نے مہر وغیرہ کے متعلق مجھے لکھ دیا ہے چونکہ بعد میں باتیں پیدا ہو جاتی ہیں اس لئے میں اعلان کرتا ہوں کہ پونے دو ہزار کے قریب زیور کے علاوہ ایک ہزار روپیہ مہر ہوگا۔

(الفضل ۲۳۔ اپریل ۱۹۲۶ء صفحہ ۸)

[1] تاریخ کا تعین نہیں ہوسکا۔